ہم مست مست لوگ

پروفیسر مرزا محمد منور

صوفی ہے نذرِ "حال" تو زاہد ملل مست
صرفِ ستارہ پیر، فدا کار فال مست!!
ملا اسیرِ آز۔ معلم رہین زر!!
صیدِ گماں ادیب تو شاعر خیال مست!
دامانِ فکر۔ فکر سے معصوم سر بسر!
مضموں سے بےنیاز، مقرر مقال مست!!
ہیں لوثِ دیں سے پاک اگر حامیانِ دیں
مفتی ہیں بےلحاظِ حرام و حلال مست!!
فنکار کوئی ہفت ہزاری سے کم نہیں!
کیفِ کماں میں ہیں سب اہلِ کمال مست!
مفلس کی مفلسی کا تماشا ہے برقرار!
اور مال مست لوگ بدستور مال مست!!
ایماں یتیم، عزم علیل اور خیال کج!
یاراں، ہیں اپنے رہبر و قائد زوال مست!!
اخوانِ سام ورام کو اس گلستاں میں دیکھ
رقصاں ہیں کس نشاط میں یہ خوش فعال مست!
وہ بیشہ جو تھا شیروں پلنگوں کے واسطے
پھرتے ہیں اس میں کیا سگِ زرد و شغال مست
ناقوسِ جنگ گونج اٹھا اس طرف جناب!
اور اس طرف نقیب ہمارے دھمال مست!!
میخانے کے رقیب کہن سال مغبچے!
پیر مغاں ہیں ان کے ہنر پر نہال، مست!!
دنیا میں عرف ہے نشہ ساز و نشہ فروش!!!
ہم مست مست لوگ، منور و بال مست